۱۔ ''جورب'' موزے کی طرح ہے اور چمڑے سے تیار کیا جاتا ہے۔

۲۔ موزے کے اوپر بطور حفاظت پہنا جاتا ہے، اس پر چمڑا لگا ہونا ضروری ہے۔

۳۔ چمڑے وغیرہ کی قید سے قطع نظر مطلق پاؤں کا ملبوس ہے۔

معلوم ہوا کہ: جـــورب اس لباس کا نام ہے جو موزے کی طرح ہے مگر چمڑے کا نہیں ہوتا، یہ پیروں میں پہنا جانے والا لباس ہے، خواہ اون سے بنایا گیا ہو یا روئی، سوت، بال یا کسی بھی قسم کے کپڑے سے۔ اس پر چمڑا لگا ہونا یا نہ ہونا، جوتی کے ساتھ ہونا یا نہ ہونا، باریک ہونا یا موٹا ہونا سب ممکن ہے۔

پیروں کے دیگر ملبوسات:

حدیث شریف، کتب فقہ اور ان کی شارح کتابوں میں پیروں کے ملبوسات سے متعلق درج ذیل اسماء وارد ہوئے ہیں:

الخف: لغت میں: قدم کا وہ حصہ جو زمین پر لگے۔ (المنجد)

عرف عام میں: ۱۔ وہ جوتی جو دونوں ٹخنوں کو چھپاتی ہے۔ (معجم لغة الفقهاء)

۲۔ الساتر للكعبين فأكثر من جلد ونحوه ''وہ چیز جو ٹخنوں یا اس سے زیادہ حصہ کو چھپاتی ہے اور چمڑے وغیرہ سے بنتی ہے۔ (الفقه الاسلامي وأدلته ۱/ ۴۷۲)

خف کو عربی میں موزج بھی کہا جاتا ہے جو فارسی کے لفظ ''موزہ'' سے معرب ہے۔ (النهاية ٤/ ٣٨٢)

خف کی تفسیر صحابی رسول کی زبانی: ازرق بن قیسؒ فرماتے ہیں: (رأيت انس بن مالك ﷺ أحدث فغسل وجهه ويديه ومسح علي جوربين من صوف، فقلت أتمسح عليهما؟ فقال: انهما خفان ولكنهما من صوف) ''میں نے انس ﷺ کو دیکھا کہ بے وضو ہوئے تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھوئے اور دو اونی جرابوں پر مسح کیا، میں نے عرض کیا: کیا آپ ان دونوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں موزے ہی ہیں، مگر اونی ہیں۔''
(الكنى والاسماء للدولابي نقلاً عنه: المسح على الجوربين ١٣)

تابعی حضرت ازرق بن قیسؒ اسی اونی پائتابے کو (جـــورب) کہہ رہے ہیں۔ اور خادم نبوی انس بن مالک ﷺ اسے ''اونی موزہ'' فرماتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین کے دور میں اس لباس کا نام جورب تھا اور اسی کو خف بھی کہتے تھے۔

سیدنا انس ﷺ کے نزدیک موزہ صرف چمڑے کا نہیں ہوتا بلکہ اون کا بھی ہوتا ہے اور اسی کا دوسرا نام جـــورب ہے۔ حضرت انسؓ خالص عربی نسل کے ہیں، فقہاء اور علمائے لغت سے بہت قبل کے ہیں۔ صحابی رسول ﷺ کی تشریح و تفسیر متاخرین کی تفسیر سے بدرجہا معتبر اور مستند ہے۔ (المسح على الجوربين: ١٤)